ترجمان الحدیث کا آغاز

نومبر ۱۹۶۹ء سے ماہنامہ ترجمان الحدیث، شہید ملت حضرۃ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی ادارت میں شروع ہوا۔ شمارہ اوّل کے چند اوراق کے عکس شائع کیے جا رہے ہیں۔ جو قارئین کرام کیلئے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ نومبر ۱۹۶۹ء سے لیکر مارچ ۱۹۸۷ء تک یہ مجلہ باقاعدگی کے ساتھ حضرت علامہ شہیدؒ کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ سانحۂ لاہور نے جہاں ہماری متاع گرانمایہ چھین لی وہاں ترجمان الحدیث بھی تعطل کا شکار ہو گیا۔ بحمداللہ اب یہ مجلہ حسبِ سابق جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کی سرپرستی اور جانشین حضرت علامہ شہید، قائد اہلحدیث جناب پروفیسر ساجد میر سیکرٹری جنرل جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کی ادارت میں اپنے صحافتی سفر کا آغاز کر رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مجلہ قائد اہلحدیث کی ادارت میں ترقی کی منزلیں طے کرتا رہے گا۔ اور مسلک اہلحدیث کی ترجمانی کا فریضہ بطریق احسن سرانجام دیتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اسلامی نظریات، سلفی عقائد اور رُوحانی اقدار کا پیامبر

ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور

مُدیرِ اعلیٰ: احسان الٰہی ظہیر۔ ایم۔ اے۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجلسِ ادارت: پروفیسر ساجد میر ایم۔ اے، بشیر انصاری ایم۔ اے، حافظ ثناء اللہ ایم۔ اے

مجلسِ مشاورت: امام المحققین مولانا حافظ محمد گوندلوی، شیخ التفسیر مولانا محمد عبدہٗ
شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسحاق، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ
ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ ایم۔ اے۔ ڈی لٹ
ڈاکٹر محمد رفیع الدین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی لٹ
پروفیسر عبدالقیوم۔ ایم۔ اے۔

جلد: ۱ نومبر ۱۹۶۹ء شعبان ۱۳۸۹ھ شمارہ: ۵

تصریحات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں۔

اس وقت پاکستان میں جس تیزی سے غیر ملکی اور غیر اسلامی نظریات بار پا رہے ہیں اور جس طرح فریب خوردہ لوگ ان کی چکاچوند سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اس سے دینی اور اسلامی غیرت رکھنے والے لوگوں کا مضطرب اور بے چین ہونا ایک قدرتی اور فطری امر ہے لیکن اہلِ عزائم بے چینیوں اور مایوسیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیاروں میں بھی دامانِ آس کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور تیرہ و تاریک بستیوں کو ایمان و ایقان کی مشعلوں سے فروزاں کرنے کی کوششوں میں مشغول رہتے ہیں، بادِ سموم کے تند و تیز جھونکے ان کی دل شکستگی و دل گرفتگی کا نہیں بلکہ جلاوت و مردانگی کا سبب بن جاتے ہیں، چاہے اس چراغ کی تابش و ضیا کو برقرار رکھنے میں انہیں اپنے مستقبل اور اپنی زندگی کی لو کو مدہم یا معدوم ہی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن وہ اپنی وفا کیشیوں، قربانیوں اور فداکاریوں سے جریدۂ عالم پہ وہ نقوش چھوڑ جاتے ہیں جنہیں مرورِ ایام اور گردشِ زمانہ مٹانے پر قادر نہیں رہتے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے لوگ ہر دور میں قلیل رہے ہیں اور الحاد و طاغوت کی ہر دور میں کثرت رہی ہے لیکن مقصد کی بلندی و پاکیزگی اور ارادے کی مضبوطی و صلابت اور رب کریم پر توکل اور اس کی طرف انابت کی موجودگی میں کثرت و تعداد کی قلت کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور یہی سبب ہے کہ چودہ صدیوں کے طویل عرصہ میں دشمنانِ دین کی ترکتازیوں کے باوجود اور حالات کی ناسازگاری کے باوصف اسلام آج بھی اپنی اصلی شکل و صورت میں موجود ہے اور انشاء اللہ قیامت تک موجود رہے گا۔

لیکن اس کے لیے کچھ ہماری بھی ذمہ داریاں ہیں اور وہ یہ کہ ہم اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حادثاتِ زمانہ اور مخالفین و حاسدین کی مخالفتوں اور رکاوٹوں کو پھاندتے ہوئے منزلِ حقیقی کی طرف رواں دواں رہیں تاکہ اسلام اور ملک کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی انجام دہی کرتے ہوئے وقت کے چیلنج کو قبول کر سکیں اور درآمدہ شدہ نظریات کا عملی اور عقلی طور پر جواب دے سکیں۔

ان حالات میں ایک ایسے پرچے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی جو وقت کے ان تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکے ۔ اس لیے کہ اس وقت ملک میں عموماً اور جماعت اہل حدیث میں خصوصاً ایسے مجلات وجرائد کی شدید کمی ہے جو جدید تحریکات کو سمجھتے ہوئے ان کے اعتراضات کا جواب دے سکیں اور ان کی طرف سے جدید تعلیم یافتہ اذہان میں پیدا کردہ شکوک وشبہات اور مغالطات کا ازالہ کر سکیں ۔

چنانچہ بنام خدا اسی مقصد ومنشا کی خاطر ہم نے ماہنامہ "ترجمان الحدیث" کا اجرا کیا ہے اور مقام خوشی ومسرت ہے کہ ابتداء ہی میں ہمیں ملک کے ان نامور اہل قلم اور ممتاز علما کی معاونت ورفاقت حاصل ہوگئی ہے جو نہ صرف یہ کہ ان تحریکات اور فلسفوں سے پوری طرح باخبر ہیں بلکہ ان کے پس منظر، تہ منظر اور پیش منظر سے بھی مکمل طور آگاہ ہیں اور ان پر نقد واحتساب کرنے میں پوری طرح ماہر ۔

اس موقع پر جب کہ ہم ترجمان الحدیث کا پہلا شمارہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں ہم انہیں پورے یقین واعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اب ذوالجلال کی مدد وحمایت سے "ترجمان" جب تک زندہ رہے گا ، کتاب اللہ اور سنت رسول کا ترجمان اور کفر والحاد کے راستے میں کوہ گراں بن کے زندہ رہے گا اور اس راہ میں نہ تو دنیا کی کوئی قوت وطاقت اسے تحریص وترغیب سے خرید سکے گی اور نہ ہی تخویف وتہدید سے اسے کلمۂ حق کہنے سے باز رکھ سکے گی اور ہم ناتواں اور کمزور بندے اس راہ کی کٹھنائیوں کو جانتے ہوئے اور اس راستے کی مشکلات کا علم رکھتے ہوئے اپنے مالک کے فضل وکرم سے اپنے اندر اس قدر حوصلہ رکھتے ہیں کہ اسلام کی عظمت ، قرآن کی حرمت اور محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ناموس کے لیے اپنا سب کچھ لٹا دیں ، اور اپنی معاش ، اپنے مستقبل ، اپنی آبرو ، اپنے ناموس حتیٰ کہ اپنی زندگی کو بھی اس مقصد کے لیے قربان کر دیں اور اپنے پائے عزیمت میں لغزش نہ آنے دیں ۔

ہمیں معلوم ہے کہ اسلام اس وقت غریب الوطن ہے اور اسلام کا درد رکھنے والے اپنوں اور بیگانوں کے ظلم وستم کا نشانہ بن رہے ہیں ۔ اغیار انہیں مسلمانی کے جرم بے گناہی میں جینے نہیں دیتے اور احباب نے اپنے مصالح ، مطامع اور اپنے افکار ودوں کے سبب ان پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے ۔

لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان ساری کوششوں اور کاوشوں کے باوصف وہ علم سرنگوں نہیں ہو سکتا جو اللہ کی عظمت کے اظہار کے لیے بلند کیا گیا ہے اور وہ چراغ کبھی نہیں بجھ سکتا جو مشکوٰۃ نبوت سے مستنیر ہے ۔

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ

خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس جھنڈے کو بلند رکھنے اور سنتِ نبوی کی شمعوں کو فروزاں رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں ہم ان دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں، جنہوں نے اس دینی علمی پرچہ کے اجراء کے سلسلے میں ہمارے ساتھ دامے درمے اور قدمے سخنے تعاون کیا کہ جن کا تعاون اگر حاصل نہ ہوتا تو شاید ہم اس عمدہ انداز میں "ترجمان الحدیث" آپ کی خدمت میں پیش نہ کر سکتے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ان دوستوں کو جنہوں نے کسی بھی صورت میں اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے اپنی بے پایاں نعمتوں سے نوازے اور اپنے دین کے لیے ان کی ان خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

احسان الٰہی ظہیر

۲۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء

سانحۂ لاہور

جناب مضروب صابری

بم کا دھماکہ کر گیا انسان لہو لہو
یزدانی پہلے پھر ہوا احسانؔ لہو لہو

قرآن اور حدیث کا دیتے تھے درس جو
افسوس کر گئے انہیں حیوان لہو لہو

شعلہ بیانی جن کی دلوں میں اتر گئی
ان کے لہو سے ہو گیا میدان لہو لہو

قرآن جن کے سینے میں دیتا تھا گواہی
توحید کی وہ شمع فروزاں لہو لہو

علماء کا خون رائیگاں جائے گا کس طرح
انسانیت ہے جس پہ پشیماں لہو لہو

دل ہچکیوں کی زد میں ہے سیماب بن گئے
غم سے نڈھال لوگ پریشاں لہو لہو

آنکھیں برس رہی ہیں کہ برسات ہو گئی
دل غم سے لخت لخت ہیں ارماں لہو لہو

قاتل ہیں دندناتے عدالت کے روبرو
اپنے وطن میں گردش دوراں لہو لہو

انصاف سے گریز حکومت کرے گی جو
مضروبؔ اس کا ہو گا گریباں لہو لہو

شہدائے اہلحدیث

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

اے شہیدانِ گرامی مرتبہ دانِ وفا
عظمت اسلام کے تم ہی بنے جانِ وفا
تم نے پورا کر دیا خون دے کے پیمانِ وفا
ہے تمہارے خون کا ہر قطرہ عنوانِ وفا

خوابِ طاغوتی کو ہے تم نے پریشان کر دیا
شرک و بدعت کے بتوں کو تم نے بے جان کر دیا
شعلہ اسلام کو تم نے فروزاں کر دیا
گنبدِ تاریخ میں تم نے چراغاں کر دیا

تم ہو دشت بے ضمیری میں صدائے حریت
دی لبِ تاریخ کو تم نے نوائے حریت
زندگانی وقف کی اپنی برائے حریت
دے گا مستقبل تمہارا خون بہائے حریت

تم کہ تھے دینِ محمدؐ کی قیادت کے لئے
ہو گئے قربان اسلامی سیادت کے لئے
کٹ مرے تم شوق سے حق کی حمایت کیلئے
وقف رکھا تم نے خود کو دین کی عظمت کیلئے

زندہ و رخشندہ ہے جب تک جہانِ روزگار
سرخیٔ خونِ شہادت ہے تمہاری یادگار

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئینِ گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

شہدائے اہلحدیث لاہور

مولانا شیر ربانی
حضرۃ حبیب الرحمان یزدانی شہید
رحمۃ اللہ تعالیٰ

مفکر اہلحدیث
حضرۃ مولانا عبدالخالق قدوسی
رحمۃ اللہ علیہ شہید

علامہ شہید اسلام
احسان الٰہی ظہیر

نوجوان رہنما
جناب محمد خان نجیب شہید
رحمۃ اللہ علیہ
صدر اہلحدیث یوتھ فورس

جناب
شیخ احسان الحق صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عمران شہید

سلیم پرنس شہید

عبدالسلام شہید

معراج دین شہید

محمد عالم شہید

مرزا عبدالحفیظ شہید

حق تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل کرے
اور سبکو جنت الفردوس میں داخل کرے